بسم اللہ الرحمن الرحیم

افغانستان میں خون مسلم کو جس طرح ارزاں کیا جا رہا ہے اور اس پر مسلمانان عالم جس طرح لاپرواہی اور بے اعتنائی کا مظاہرہ کر رہے ہیں اس سے بے اختیار نبی کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وہ فرمان یاد آجاتا ہے۔

یأتی علی الناس لا یبقی من الاسلام الا اسمہ ولا یبقی من القرآن الا رسمہ۔
ایک زمانہ آئے گا اسلام کا صرف نام باقی رہ جائے گا (حقیقی مسلمان کہیں نہیں ملے گا)
اور قرآن کے صرف حروف باقی رہ جائیں گے (قرآن پر عمل کرنے والا اور الٰہی تعلیمات سے اپنی دنیا کو روشن کرنے والا کوئی نہ رہے گا)۔

دگرنہ کیا یہ ممکن ہے کہ ایک خطہ زمین پہ مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلی جا رہی ہو، ان کی بہو بیٹیوں کی عزتوں کو تاراج کیا جا رہا ہے، معصوم بچوں پر وحشیانہ مظالم توڑے جا رہے ہوں۔ بے کس اور بے بس بوڑھوں اور ناتواں اور کمزور خواتین کو ان کی بستیوں سے نکالا جا رہا ہو، ان کے کھیت جلائے اور ان کے مکانات گرائے جا رہے ہوں اور دنیا میں کروڑوں کی تعداد میں بسنے والے مسلمان اس کا کوئی نوٹس نہ لیں اس پر کسی برہمی کا اظہار نہ کریں۔ کٹنے والے، لٹنے اور پٹنے والوں کے لیے ان کے دلوں میں کوئی کسک کوئی ٹیس پیدا نہ ہوا۔

آج ان حالات کو دیکھ کر ایک درد دل اور دین کی ہلکی سی تڑپ رکھنے والا مسلمان خون کے آنسو روتا ہے کہ کیا یہ وہی امت ہے جس کے ایک فرد پر افتاد کی وجہ سے پوری امت مضطرب ہو جایا کرتی تھی اور جس کے تمام افراد کو امام الانسانیت نے ایک جسم سے تعبیر کیا ہے۔

مثل المومنین فی توادھم وتعاطفھم وتراحمھم کمثل الجسد الواحد اذا اشتکی منہ عضو تداعی لہ سائر الجسد بالسھر والحمی۔

روئے زمین کے گوشہ گوشہ میں بکھرے ہوئے مسلمان ایک دوسرے سے محبت تعلق اور ہمدردی کے لحاظ سے جسم واحد کی طرح ہیں کہ جسم کے ایک حصہ کی تکالیف سارے جسم کی اذیت اور دکھ کا سبب بنتی ہے۔

آج ہر شخص اپنے مسائل میں اُلجھا ہوا اور اپنے بکھیڑوں کو سنجھانے میں مشغول ومصروف ہے کسی کو دوسرے کی کوئی خبر نہیں۔

پاکستان کی اپنی مجبوریاں ہیں۔ خلیجی ریاستیں نشۂ دولت میں گرفتار، عراق ومصر اپنی داخلی اور خود پیدا کردہ مشکلات میں گرفتار ہیں، الجزائر ومراکش عالمی کشمکش کا شکار، تونس لیبیا کا نخچیر ہے اور سوڈان، الحبشہ کا اسیر، مشرق کے مسلمان کمیونسٹ یلغار کا نشانہ اور ایران ابھی تک اپنے انقلاب اور انقلابیت کے خول سے ہی باہر نکلنے کو آمادہ و تیار نہیں۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اس کی ناؤ منجدھار میں اور ہلکے پھلکے طوفانوں کی زد میں ہے لیکن ان کشتیوں پر بھی نظر ڈالنی چاہیے جن پر قیامت گذر رہی ہے اور جن کے تختے شکستہ ہو چکے ہیں، کیا کچھ دیر کے لیے ایران کے انقلابی ہواؤں کے مخالف راستوں پر چلنے سے باز رہ کر اپنے پڑوسی ایمانی و اسلامی کے ساتھی ہم سخنوں اور ہم زبانوں کی مدد و معاونت نہیں کر سکتے ہواؤں کے رُخ تو پھر بھی سمیٹے جا سکتے ہیں اور طوفانوں کو دعوت مبارزت بعد میں بھی دی جا سکتی ہے۔

آج افغانستان اور افغانستان کے مسلمان پوری دنیائے اسلام کے لیے ان کی غیرت وحمیت کے لیے ایک تازیانہ ہیں، اگر آج ان کی اس جنگ میں جو ہلال وصلیب کی جنگوں سے بھی زیادہ مقدس ہے ان کی مدد و معاونت نہ کی گئی تو ہمیں اس دن کے طلوع کا بھی انتظار کرنا چاہیے جس کی حدت وشدت ہم سب کو پگھلا کر رکھ دے گی اور ہماری تمام آسائشوں اور عشرت سامانیوں اور دولت کی فراوانیوں کو خاکستر کر دے گی۔

ہمارے نزدیک افغان مجاہدین اپنی زندگی اور بقا کی جنگ نہیں بلکہ کرۂ ارضی پر بسنے والے تمام مسلمانوں کی بالعموم اور مشرقِ وسطی اور ایشیا کے مسلمانوں کی بالخصوص بقا اور حیات کی لڑائی میں مصروف ہیں، اگر افغانی مسلمانوں سے یہی بے رحمانہ اور لاتعلقانہ سلوک ان کی تباہی اور موت کا سبب بن گیا تو دنیا کے نقشہ پر پاکستان، ایران اور سیال سونے، تیل کی مملکتوں کا نہ جانے کیا انداز اور کیا حشر ہو

دولت والو! افغانستان کے دولتمندوں کو دیکھ کر عبرت حاصل کرو اور قوت واقتدار والو!